سوال

(140) کیسا شخص امامت وخطابت کے قابل ہوگا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جھوٹ بولنا، ۲۔ وعدہ خلافی کرنا، ۳۔ الزام تراشی، ۴۔ غیبت، بہتان بازی، شر انگیزی، ۴۔ مسجد کے چندہ کا حساب نہ دینا، ۵۔ مسجد کی ملکیتی چیزوں کا باوجود روکنے کے ذاتی استعمال میں لانا، ۶۔ زیور وجائیداد گروی رکھ کر اس پر (منافع) سود دینا، ۷۔ ذاتی مفاد کی خاطر سرکاری کارندوں کو رشوت دینا، ۸۔ احتجاج کرنے اور رشوت دینے کے گواہ پیش کرنے پر کہنا کہ سب جھوٹ ہے اور بدزبانی کرنا، ۹۔اپنے آپ کو عالم اور باقی سب کو مجالس میں کئی بار جاہل کہنا۔ قرآن وسنت کی روشنی میں ترتیب وار رہنمائی کہ ایسا شخص امامت وخطابت کے اہل ہے؟ (سائل : میاں عبدالحق مقصود انسپکٹر ایکسائیز و ٹیکسیشن ملتان)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال اگر واقعی مذکورہ کبائر اور نقائص اس شخص میں پائے جاتے ہیں تو یہ صاحب امامت جیسے جلیل القدر اور مہتم بالشان منصب پر فائز رہنے کا ہرگز اہل نہیں اور اب تفصیل وار اپنے مسئلہ کا جواب پڑھیے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا : إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔ (صحیح بخاری باب علامۃ النفاق ج ا ص ۱۰ ومشکوٰۃ عن ابی ھریرۃ ص ۱۷)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جس شخص میں مندرجہ ذیل چار ناپاک خصلتیں ہوں گی وہ خالص عملی منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت پائی جائے گی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی اور وہ یہ ہیں (۱) جب اسے امین بنایا جائے تو وہ خیانت کا ارتکاب کرے (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۳) وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے (۴) جب جھگڑے تو گالی گلوچ پر اتر آئے وفی روایۃ عنہ اذا وعد اخلف الجامع الصحیح ج ا ص ۱۰ جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے جب تک وہ ان کبائر سے توبہ نہ کرے گا وہ منافق عملی، یعنی پرلے درجے کا فاسق آدمی ہوگا اور فاسق امامت کے لائق نہیں۔

۲۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الإِسْلاَمِ أَفْضَلُ قَالَ : «مَنْ سَلِمَ المُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ، وَيَدِهِ» (الجامع الصحیح البخاری باب ای الاسلام افضل ج ا ص ۶)

ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کون سا اسلام افضل ہے؟ تو فرمایا : افضل مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور اس کے ہاتھ کے شر سے مسلمان محفوظ رہیں۔

قال حذیفة سَمِعتُ رسول اللہ ﷺ یقولُ لایَدخلُ الجنۃ قتات۔ (الجامع الصحیح باب مایکرہ من التمیمۃ ج ۲ ص ۸۹۵)

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ یہ فرما رہے تھے کہ غیبت کرنے والا جہنمی ہے وہ جنت میں نہیں جائے گا ثابت ہوا غیبت ایسا کبیرہ گناہ ہے جس سے آدمی جہنمی ہو جاتا ہے۔

نمبر ۳: اس کا جواب، جواب نمبر ۲، امین اذا وتمن خان کے الفاظ میں آچکا ہے کہ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ اس میں خیانت کرے۔

نمبر ۴: چونکہ مسجد کا چندہ اور مسجد کی دوسری اشیاء اس کے پاس امانت ہیں اور نمازیوں نے اس کو امین جان کر ان اشیاء کا انچارج بنایا ہے۔ لہٰذا چندہ کا حساب نہ دینا اور اسی مسجد کی دوسری اشیاء کو ذاتی مصرف میں لانا صریحاً خیانت ہے جو امامت کے عہدہ کے سراسر منافی۔

عَن أَنسٍ قالَ: قَلَّمَا خَطَبَنا رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ إِلَّا قالَ: "لَا إِیمانَ لِمَن لَا أَمانَةَ لَہ، وَلَا دِینَ لِمَن لَا عَہدَ لَہ" (رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔ مشکوۃ ج ۱ ص ۱۵ کتاب الایمان فصل ثانی۔)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب کبھی رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تو یہ بھی فرماتے کہ جس میں امانت کی حفاظت کی خوبی موجود نہیں اس کا ایمان کامل نہیں اور اسی طرح اس آدمی کا دین معتبر نہیں جس میں وعدہ کی پاسداری نہیں۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ امانت میں خرد برد کرنے والا عملہ فاسق اور ناقص الایمان ہے قرآن میں اِنَّ اللہَ یَاْمُرُکُمْ اَن تُؤَدُّوا الاَمٰنٰتِ اِلٰی اَھلِھَا مزید برآن ہے گویا خائن آدمی قرآن کی خلاف ورزی کا مرتکب ہے اور قرآن کا نافرمان امامت کا اہل کیسے ہو سکتا ہے۔

نمبر ۶: قطعی حرام ہے اور سود خود حرام خور ہے قرآن میں ہے:

یٰاَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَاتَّقُوا اللہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ ... ۱۳۰ ... آل عمران

اے ایمان والو مت کھاؤ سود دونے پر دونا اور ڈرو اللہ سے تاکہ تمہارا بھلا ہو۔''

اَلَّذِینَ یَاْکُلُونَ الرِّبٰوا لَا یَقُومُونَ اِلَّا کَمَا یَقُومُ الَّذِی یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَالُوٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ... ۲۷۵ ... البقرۃ

''جو لوگ کھاتے ہیں سود نہیں اٹھیں گے قیامت کو مگر جس طرح اٹھتا ہے وہ شخص کہ جس کے حواس کھو دیئے ہوں۔ شیطان نے لپٹ کر یہ حالت ان کی کہ انہوں نے کہا کہ سوداگری بھی تو ایسی ہی ہے جیسے سود حالانکہ اللہ نے حلال کیا سوداگری کو اور حرام کیا سود کو۔''

عَن أَبِی ہُرَیرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قالَ: «اِجتَنِبُوا السَّبعَ المُوبِقاتِ»، قالُوا: یا رَسُولَ اللّٰہِ وَما ہُنَّ؟ قالَ: «الشِّرکُ بِاللّٰہِ، وَالسِّحرُ، وَقَتلُ النَّفسِ الَّتِی حَرَّمَ اللّٰہُ إِلَّا بِالحَقِّ، وَأَکلُ الرِّبا، وَأَکلُ مالِ الیَتِیمِ، (الحدیث متفق علیہ تنقیح الرواۃ ج ۱ ص ۸)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سات ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچو صحابہؓ نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول! وہ سات گناہ کون سے ہیں؟ فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو، قتل ناحق، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جہاد سے فرار، پاکدامن ایماندار غافل پر زنا کی تہمت لگانا۔''

عن جابر قال لَعَنَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ آکِلَ الرِّبا، وَمُوکِلَہُ، وَشاہِدَیہِ، وَکاتِبَہُ وقال ھم سواء۔ (رواہ مسلم واخرجہ ایضا احمد والنسائی وفی الباب عن ابن مسعود عند مسلم تنقیح الرواۃ شرح مشکوۃ ج ۲ ص ۱۵۹)

''حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور گواہ بننے والوں پر لعنت کی ہے اور یہ سب گناہ میں برابر ہیں۔''

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الرِّبَا سَبْعُونَ حُوبًا، أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ» (رواہ ابن ماجہ والبیھقی فی شعب الایمان والحاکم بتمامہ وصححہ، تنقیح الرواۃ ج۲ص ۱۶۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سود کے گناہ کے ستر درجے ہیں سب سے ہلکا درجہ یہ ہے کہ کوئی بے حیا اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کرے۔ غرضیکہ سود خوری نہ صرف اکبر الکبائر گناہ ہے، بلکہ اقبح القبائح، یعنی سب کبیرہ گناہوں سے بدترین گناہ ہے، لہٰذا سود خود امامت کا اہل نہیں ہوسکتا۔

نمبر۷: ناحق مفاد کےلئے رشوت دینا لعنتی فعل ہے حدیث میں ہے۔

عن عبداللہ بن عمرو قال لعن رسول اللہ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِي (رواہ ابوداؤد وابن ماجہ ورواہ الترمذی عنہ واخرج الطبرانی وسعید بن منصور فی سننہ بلفظ الراشی والمرتشی فی النار۔ (تنقیح الرواۃ باب رزق الولاۃ ج۳ص ۱۳۴)

''حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور لینے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے اور طبرانی اور سعید بن منصور کی روایت میں رشوت دینے والا اور لینے والا دونوں جہنمی ہیں۔'' پس ملعون شخص امامت جیسے جلیل القدر کا اہل نہیں ہوسکتا۔

نمبر۸: بدزبانی کرنا اور گالی دینا یہ بھی کبیرہ گناہ ہے جیسے کہ سوال نمبر۱، اور نمبر۲ کے جواب میں اذا خصم فجر کے الفاظ ترجمہ قلم بندکئے جاچکے ہیں مزید سنئے! بخاری ومسلم میں ہے کہ:

عن عَبْدُ اللَّهِ بن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ» (متفق علیہ) (تنقیح الرواۃ باب حفظ اللسان ج۳ص ۳۰۹)

کسی مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے اور یاد رہے کفر کے بعد فسوق کا درجہ ہے: یعنی گالی کا گناہ کفر سے چھوٹا اور عصیان سے بڑے درجہ کا گناہ ہے: لہٰذا گالی دینا مسلمان کی شان سے بعید ہے۔'' جیسا کہ حدیث میں ہے۔

عن عبداللہ مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ لیس المومن بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ۔ (رواۃ الترمذی والبیھقی فی شعب الایمان تنقیح الرواۃ ص ۳۱۵)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن شخص نہ کسی کو طعنہ دیتا ہے، نہ لعنت کرتا ہے، نہ گالی دیتا ہے، نہ بے حیا ہوتا ہے، اور نہ بدزبان ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ گالیاں بکنے والا کامل مومن نہیں بلکہ فاسق ہوتا ہے اور فاسق امامت کا اہل نہیں ہوتا۔''

نمبر۹: ایسا شخص دراصل جاہل ہے اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ فوق کل ذی علم علیم حضرت موسی علیہ السلام جیسے مخلص رسول اللہ ﷺ بایں وجہ کہ چونکہ صاحب تورات رسول اللہ ﷺ ہوں کہہ کربیٹھے کہ آج دنیا میں مجھ سے بڑا عالم کوئی موجود نہیں توان کو حضرت خضر علیہ السلام کے پاس جانا پڑا۔ (صحیح بخاری سورۂ کہف) بہرحال اپنے علم کی تعلی اور ادعا پرلے درجے کی ریاکاری ہے جو کہ کبیرہ گناہ ہے حدیث میں اپنا علم بھگارنے والے کی سخت مذمت وارد ہے۔ ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے:

عن کعب بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ۔ (رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر مشکوۃ ج ۱ ص ۳۴)

حضرت کعبؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس لئے علم پڑھتا ہے ک علماء پر فخر کرے یا جہلاء کے ساتھ جھگڑا کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے تو ایسے عالم کو اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل کرے گا۔ اعاذنا اللہ برحمتہ وفضلہ۔ آمین!

اسی طرح کی ایک لمبی حدیث صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ ریاکار مولوی کو کہا جائے گا:

لٰکِنَّکَ تَعَلَّمتَ العِلمَ لِیُقَالَ : عَالِمٌ ، وَقَرَأتَ القُرآنَ لِیُقَالَ : ہُوَقَارِیٌٔ ، فَقَد قِیلَ ، ثُمَّ أُمِرَ بِہِ فَسُحِبَ عَلَی وَجہِہِ حَتَّی أُلقِیَ فِی النَّارِ ، (صحیح مسلم باب من قاتل الربا والسمعۃ استحق النار ج ۲ ص ۱۴۰)

''اللہ فرمائے گا تونے اس لئے علم حاصل کیا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لئے پڑھا کہ تجھے قاری القرآن کہا جائے سو تو عالم اور قاری مشہور ہوگیا : پھر اس کو جکڑ کر منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم پھینکا جائے گا اور ریا کار مولوی کے ساتھ معاملہ ریا کاری کا سا ہوگا۔ ''

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ «مَن سَمَّعَ سَمَّعَ اللَّهُ بِہِ ، وَمَن یُرَائِی یُرَائِی اللَّهُ بِہِ» (صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۲)

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جو شخص شہرت کے حصول کے لئے کوئی نیکی کرے گا تو اس کو شہرت مل جائے گی مگر ثواب نہیں ملے گا اور جو ریا کاری کے لئے علم وغیرہ کا ادعا کرے گا تو اس کے ساتھ ریا کاری جیسا سلوک کیا جائے گا۔ ''

یہ ہے جناب آپ کے نواسئلہ کا ترکی بہ ترکی مدلل جواب اور یہ نو قباحتیں درجہ بدرجہ اقبح ترین قباحتیں ہیں جو عامی مسلمان کی شان مومنانہ سے بعید سے بعید تر ہیں : چہ جائیکہ امامت ایسے رفیع الشان اور جلیل القدر منصب پر فائز امام میں شرع اسلام ایسی قباحتوں کو کیسے برداشت کر سکتی ہے کیونکہ شریعت تو امام کے ہلکے گناہ کو بھی گوارا نہیں کرتی جیسا کہ قبلہ کی جانب تھوکنا اگرچہ سوئے ادبی اور جذباتی سا مسئلہ ہے مگر کبیرہ گناہوں میں شامل نہیں بشرطیکہ اس پر کسی کو اصرار نہ ہو بایں ہمہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی طرف تھوکنے والے امام کو بھی منصب امامت سے معزول فرمادیا تھا۔ جیسا کہ سنن ابی داؤد میں ہے کہ :

عَنِ السَّائِبِ بنِ خَلَّادٍ أَنَّ رَجُلًا أَمَّ قَومًا فَبَصَقَ فِي القِبلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَنظُرُ إِلَيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ : "لَا يُصَلِّي لَكُم" فَأَرَادَ بَعدَ ذَلِكَ أَن يُصَلِّيَ لَهُم فَمَنَعُوهُ وَأَخبَرُوهُ بِقَولِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : "نَعَم إِنَّكَ اذیت اللہ ورسولہ۔ (رواہ ابوداؤد مشکوۃ ج ۱ ص ۱۷ ، باب المساجد ومواضع الصلوۃ)

ایک پیش امام کو رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی سمت تھوکتے دیکھا تو اس کی قوم کو حکم دیا کہ آئندہ یہ شخص تم کو نماز نہ پڑھائے بعد ازاں پھر اس نے ان کو نماز پڑھانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے اس کو جائے نماز پر کھڑا ہونے سے روک کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اس منصب سے معزول کر دیا ہے تو اس نے رسول اللہ ﷺ سے جب اس بارے میں رابطہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں میں نے روک دیا ہے رضوان اللہ علیہم اجمعین سائب بن خلاد صحابی راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے فرمایا کہ قبلہ کی جانب تھوک کر تو نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو تکلیف پہنچائی ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگرچہ قبلہ کی طرف تھوکنا کبیرہ گناہ ہے ، مگر سود جیسے کبائر میں شامل نہیں ، جب قبلہ کی طرف تھوکنے والا امام ہونے کا اہل نہیں تو پھر کوئی شخص مذکورہ بالا نو کبائر کا مرتکب ہو کر امامت کا اہل کیسے ہو سکتا ہے یا اس کو کیسے اس منصب پر برقرار رکھا جا سکتا ہے کیونکہ احادیث کے مطابق ہو شخص امام نماز ہونا چاہیے جو سب مقتدیوں سے زیادہ متقی اور اصلح شخص ہو۔ احادیث ذیل ہیں :

۱۔ عن جابر عن النبی ﷺ قال لا یَؤُمَّنَّ فَاجِرٌ مُؤمِنًا إِلَّا أَن یَقهَرَہُ بِسُلطَانٍ یَخَافُ سیفہ او سَوطہ۔ (رواہ ابن ماجہ نیل الاوطار باب ما جاء فی امامۃ الفاسق ج ۳ ص ۱۶۲)

''حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فاجر آدمی مومن کی امامت نہ کرائے مگر جب اس کی تلوار یا کوڑے یا ڈر ہو ، یعنی وہ طاقت کے بل یا زبردستی امامت کرائے تو بامر مجبوری اس کی اقتدا جائز ہے ورنہ ہرگز نہیں۔

۲۔ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ اِجعَلُوا أَئِمَّتَکُم خِیَارَکُم فَإِنَّہُم وَفدُکُم فِیمَا بَینَکُم وَبَینَ رَبِّکُم۔ (رواہ الدار قطنی نیل الاوطار ج ۳ ص ۱۶۲)

''حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں ہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : اپنے سے زیادہ اچھے اور متقی پابند شریعت شخصوں کو اپنا امام بناؤ کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان نمائندے ہوں گے۔ ''

۳۔ وقد اخرج الحاکم فی ترجمۃ مرثد الغنوی عنہ ﷺ ان سرکم ان تقبل صلوتکم فلیؤمکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم ولیوید ذلک حدیث ابن عباس المذکور فی الباب۔ (نیل الاوطار ج۳ص ۱۲۴)

امام حاکم حضرت مرثد غنویؓ کے ترجمہ میں رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم کو یہ بات خوش کرتی ہے کہ تمہاری نماز عنداللہ مقبول ہو تو پھر اپنے میں سے اچھے لوگوں کو اپنے امام نماز مقرر کیا کرو کیونکہ رب تعالیٰ کے حضور وہ تمہارے سفیر اور نمائندے ہوں گے۔

اس طویل بحث کا خلاصہ اور ماحاصل یہ ہے کہ مذکورہ کبائر کا مرتکب شخص امامت جیسے اہم ترین منصب کا ہر گز اہل نہیں اسے چاہیے کہ وہ ان کبائر سے اعلانیہ توبہ کرے ورنہ پھر نمازیوں کو شرعاً حق حاصل ہے کہ ایسے امام صاحب کو امامت کے منصب سے فارغ کر دیں۔ ہاں، اگر اس کی علیحدگی کی صورت میں کسی فتنے کا ڈر ہو تو پھر مناسب وقت کا انتظار کریں جب بھی موقع ملے اس کو امامت سے الگ کرنے میں تاخیر نہ کریں ورنہ ان کی نمازیں مجروح ہوتی رہیں گی۔

یہ جواب بشرط صحت سوال محض احقاق حق اور ابطال باطل کے جذبہ سے سرشار ہو کر احاطہ تحریر میں لایا گیا ہے نہ کسی کو خوش کرنا یا اس کی حمایت مقصود ہے اور نہ امام صاحب مذکور سے راقم کو کوئی کد اور پرخاش ہے۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص446

محدث فتویٰ